ترتیب

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تعارف کتب

یہ انوار العلوم کی اٹھارویں جلد ہے جو سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی کی ۲۶ رفروری ۱۹۴۵ء تا ۲۰ رمئی ۱۹۴۷ء کی بتیس مختلف تحریرات وتقاریر پر مشتمل ہے۔

(۱) اسلام کا اقتصادی نظام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ معرکۃ الآراء اور انقلاب انگیز تقریر مؤرخہ ۲۶ رفروری ۱۹۴۵ء کو احمدیہ ہوسٹل واقع ۲۳ ڈیوس روڈ لاہور میں احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کے زیرِ اہتمام مختلف مذاہب کے لوگوں کے اجتماع میں ارشاد فرمائی۔ یہ تقریر تقریباً اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ اس تقریر میں احمدی احباب کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں مُسلم اور غیر مُسلم معززین بھی شامل تھے جن کی اکثریت اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ طبقہ اور پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسرز اور طلباء سے تعلق رکھتی تھی۔ تقریر کے دوران پروفیسرز، وکلاء اور دیگر اہلِ علم دوست کثرت سے نوٹ لیتے رہے۔

اس تقریر کی صدارت مسٹر رامچندر مچندہ صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے کی۔

تقریر کے خاتمہ پر صاحبِ صدر نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا:۔

''میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقع ملا اور مجھے اِس بات سے خوشی ہے کہ تحریک احمدیت ترقی کر رہی ہے اور نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ جو تقریر اِس وقت آپ لوگوں نے سُنی ہے اُس کے اندر نہایت قیمتی اور نئی نئی باتیں حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیان فرمائی ہیں مجھے اس تقریر سے

بہت فائدہ ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے بھی اِن قیمتی معلومات سے فائدہ اُٹھایا ہوگا۔ مجھے اس بات سے بھی خوشی ہے کہ اس جلسہ میں نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مُسلم بھی شامل ہوئے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ مُسلمانوں اور غیر مُسلموں کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ جماعت کے بہت سے معزز دوستوں سے مجھے تبادلۂ خیالات کا موقع ملتا رہتا ہے۔ یہ جماعت اسلام کی وہ تفسیر کرتی ہے جو اس ملک کے لئے نہایت مفید ہے۔ پہلے تو میں سمجھتا تھا اور یہ میری غلطی تھی کہ اسلام اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے اور مجھے یہ سُن کر بہت خوشی ہے۔ میں غیر مُسلم دوستوں سے کہوں گا کہ اس قسم کے اسلام کی عزت واحترام کرنے میں آپ لوگوں کو کیا عذر ہے؟ آپ لوگوں نے جس سنجیدگی اور سکون سے اڑھائی گھنٹہ تک حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سُنی اگر کوئی یورپین اس بات کو دیکھتا تو حیران ہوتا کہ ہندوستان نے اتنی ترقی کر لی ہے۔ جہاں میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے سکون کے ساتھ تقریر کو سُنا وہاں میں اپنی طرف سے اور آپ سب لوگوں کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا بار بار اور لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے اپنی نہایت ہی قیمتی معلومات سے پُر تقریر سے ہمیں مستفید فرمایا''۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۵، ۴۹۶)

سامعین پر اِس تقریر کے اثر کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس تقریر کو حاضرین نے ایسے شوق سے سنا کہ اتنے لمبے عرصہ تک لوگ اس طرح بیٹھے رہے کہ گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ ایک پروفیسر تو اِس تقریر کو سن کر رو پڑے اور بعض کمیونزم کے حامی طلباء نے اِس خیال کا اظہار کیا کہ وہ اسلامی شوشلزم کے قائل ہو گئے ہیں اور اب اسے صحیح اور درست تسلیم کرتے ہیں۔ یونیورسٹی اکنامکس ڈیپارٹمنٹ کے ایم۔اے کے بعض طلباء نے حضور کی اس تقریر کے متعلق یہ خواہش ظاہر کی کہ اس کا انگریزی ترجمہ چھپوا کر یونیورسٹی اکنامکس ڈیپارٹمنٹ کے

پروفیسروں کے پاس بھیجا جانا چاہئے۔ نیز اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ جہاں مختلف سکیمیں ہندوستان کی آئندہ ترقی اور بہبودی کیلئے دوسرے لوگوں کی طرف سے پیش ہو رہی ہیں وہاں یہ اسلامی نظام جو حضور نے پیش فرمایا ہے مسلمانوں کے خیالات کی نمائندگی کرے گا الغرض جوں جوں اس تقریر کی شہرت ہوئی بعض لوگ جو یونیورسٹی سے تعلق رکھتے تھے اور چوٹی کے پروفیسر تھے اُنہوں نے اپنے ملنے والوں سے معذرتیں کیں اور اس امر پر افسوس کیا کہ وہ بوجہ بعض دوسری مصروفیتوں کے اس عظیم الشان لیکچر کے سننے سے محروم رہے۔

حضور نے اپنے فاضلانہ خطاب کے آغاز میں سب سے پہلے نہایت لطیف پیرایہ میں اسلام کی اقتصادی تعلیم کا ماحول بیان فرمایا اور پھر اموال سے متعلق اسلامی نظریہ کی وضاحت کی اور نہایت تفصیل سے بتایا کہ اسلام نے کس طرح صرف دولت کے غلط استعمال ہی کو نہیں روکا بلکہ اس کے ناجائز طور پر حصول کا بھی مؤثر سدباب فرمایا ہے۔

حضور نے اپنی تقریر کے دوسرے حصے میں کمیونزم کی تحریک کا مذہبی، اقتصادی، سیاسی، نظریاتی اور عملی لحاظ سے تفصیلی جائزہ لیا اور آخر میں اُس کے متعلق بائبل کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا اُردو متن سنانے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنی پیشگوئی کا بھی ذکر فرمایا۔

الغرض حضرت مصلح موعود کے اِس لیکچر نے چوٹی کے علمی طبقوں میں ایک تہلکہ مچا دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسے ہر سطح پر غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔

(۲) قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے متعلق تاکید

حضرت مصلح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں مؤرخہ ۲۵ ؍اگست تا ۲۵ ؍ستمبر ۱۹۴۵ء ایک ماہ کی تعلیم القرآن کلاس قادیان میں منعقد ہوئی۔ اس تعلق میں حضرت مصلح موعود نے مؤرخہ ۱۱ ؍ستمبر ۱۹۴۵ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں یہ تقریر ارشاد فرمائی جس میں قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے کی ضرورت نیز قرآن کریم کے سمجھنے کے متعلق نہایت اہم باتیں بیان فرمائیں اور جماعت کو پُرزور تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''ہر احمدی کو قرآن کریم پڑھنا چاہئے اور جو پڑھنا نہیں جانتے اُن کو سنا کر قرآن کریم سمجھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ ہمارا اوّلین فرض ہے۔ اگر ہم یہ ارادہ کرلیں کہ سَو فیصدی افراد کو قرآن شریف کا ترجمہ سمجھا دیں گے اور اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں تو ہماری فتح میں کوئی شک ہی نہیں اور ہماری روحانی حالت میں ایک عظیم الشان تغیر آ جائے گا''۔

(۳) نیکیوں پر استقلال اور دوام کی عادت ڈالیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ بصیرت افروز تقریر مؤرخہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں ارشاد فرمائی جس میں نیکیوں پر دوام اور استقلال اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہی نیکی بابرکت اور نتیجہ خیز ہوتی ہے جس میں استقلال اور دوام کا رنگ پایا جاتا ہے۔ کچھ دن نیکی کر کے پھر اُسے چھوڑ دینا ایک ایسی کمزوری ہے جس سے انسان کی روحانی زندگی ہر وقت خطرہ میں رہتی ہے۔ نیز فرمایا کہ جو قوم اِس بات کی عادی ہو کہ اُسے بار بار بیدار کیا جائے اُسے اپنے مستقبل کی فکر کرنی چاہئے۔

(۴) آئندہ الیکشنوں کے متعلق جماعت احمدیہ کی پالیسی

حضرت مصلح موعود نے یہ مضمون ہندوستان میں آئندہ ہونے والے الیکشنوں سے چند روز پیشتر مؤرخہ ۲۱؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کو تحریر فرمایا جس میں احباب جماعت کو آئندہ الیکشنوں کے متعلق جماعت احمدیہ کی پالیسی سے آگاہ فرمایا جس کے بنیادی نکات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ پنجاب کے باہر ہر احمدی پوری طرح مُسلم لیگ کی کمیٹیوں اور اس کے امیدواروں کی مدد کرے۔ اپنے اور اپنے زیر اثر ووٹ اُن کو دے اور اپنے علاقہ کے لوگوں کو مُسلم لیگ کے حق میں ووٹ دینے کی تلقین کرے۔

۲۔ پنجاب سے کھڑے ہونے والے احمدی امیدوار مُسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے کی کوشش کریں۔ اگر مُسلم لیگ سے ٹکٹ کے حصول میں کامیابی نہ ہو تو مُسلم لیگ کی پالیسی

کے تابع ہی انڈیپنڈنٹ کھڑے ہوں۔

۳۔ پنجاب کے تمام احمدی ووٹ یا زیر اثر ووٹ محفوظ رکھے جائیں اور ان کے بارہ میں مرکز سے انفرادی مشورہ کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کیا جائے۔ آپ ہی آپ فیصلہ نہ کیا جائے۔

(۵) مجلس خدام الاحمدیہ کا تفصیلی پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ تقریر مؤرخہ ۲۱؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع پر ارشاد فرمائی۔

حضور نے اس تقریر میں سات کے ہندسہ کی اسلامی اصطلاح میں حیثیت و اہمیت نیز مطلب بیان کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ مجلس خدام الاحمدیہ کو اس پہلو سے اپنی کارکردگی اور مساعی کا جائزہ لینا چاہئے کہ اُس نے گذشتہ سات سالوں میں کیا کھویا اور کیا پایا ہے؟

نیز ہدایت فرمائی کہ جماعتوں کے مقامی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے قواعد وضع کئے جائیں اور قواعد وضع کرتے وقت ان کے نتائج کو بھی پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک مقامی جماعتوں کے حالات و مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے قواعد نہ بنائے جائیں محض قواعد بنا لینے سے کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوسکتی لہٰذا جماعتوں کے حالات اور مسائل کا جائزہ لینے کیلئے پہلے انسپکٹران مقرر کئے جائیں پھر ان کے جائزہ کی روشنی میں لائحہ عمل تیار کیا جائے اور ساتھ ساتھ قواعد کا بھی جائزہ لیتے رہنا چاہئے اس پہلو سے بنائے گئے قواعد وضوابط مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔

(۶) مسلمانوں نے اپنے غلبہ کے زمانہ میں اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھایا

حضرت مصلح موعود نے مؤرخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کو بعد نماز مغرب بمقام قادیان یہ تقریر ارشاد فرمائی جو پہلی دفعہ مؤرخہ ۲۹؍جولائی ۱۹۶۰ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہوئی اور اب انوار العلوم کی جلد ھٰذا میں کتابی صورت میں شائع ہو رہی ہے۔ ان ارشادات میں حضور نے

مختلف سماجی و معاشرتی کمزوریوں پر روشنی ڈالی نیز انگریز قوم کی بعض کمزوریوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی بعض خوبیوں کو بھی بیان فرمایا جن کی روشنی میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''اب ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ ایسے اخلاق پیدا کرے جو نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوں اور جن سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بن جائے''۔

نیز فرمایا:۔

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرے اور نہ صرف وہ خوبیاں حاصل کرے جو انگریزوں میں پائی جاتی ہیں بلکہ ان سے بھی بہتر خوبیاں اپنے اندر پیدا کرے تا کہ ہماری جماعت کا معیار بلند ہو اور لوگوں پر ہمارا رُعب قائم ہو''۔

(۷) نبوت اور خلافت اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ پُر معارف خطاب مؤرخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر ارشاد فرمایا جس میں حضور نے اس ابدی اصول پر روشنی ڈالی کہ کفر ہمیشہ ایک ہی راستے پر چل رہا ہے اور اس سے پیار کرنے والے ہر نبی کے زمانہ میں وہی طریق اختیار کرتے ہیں جو پہلے انبیاء کے زمانہ میں اختیار کیا گیا۔ اسی طرح ہدایت کا بھی ایک بنا بنایا راستہ ہے جو ابتدا سے آج تک بغیر تغیر و تبدل کے چلا آ رہا ہے اور ہر آنے والا اِسی راستہ پر چلتا ہے لیکن لوگ اس بنے ہوئے راستہ کی طرف توجہ نہیں کرتے اور خود تراشیدہ قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

چنانچہ اس اصول سے آپ نے اس حقیقت کو ثابت کیا کہ تمام انبیاء کے حالات و واقعات ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں لہٰذا اِسی معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو بخوبی پرکھا جا سکتا ہے۔

(۸) تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ تقریر مؤرخہ ۲۸؍دسمبر ۱۹۴۵ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر ارشاد فرمائی جس میں تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد کو کھول کر بیان فرمایا اور لاکھوں مبلغین تیار کرنے کیلئے بڑھ چڑھ کر چندہ تحریک جدید میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ اس تعلق میں آپ نے فرمایا کہ:۔

''حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں صحیح طور پر تبلیغِ اسلام کرنے کیلئے ہمیں لاکھوں مبلغوں اور کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے''۔

اس کے علاوہ حضور نے اس تقریر میں ہر جگہ قرآن کریم کے درس جاری کرنے، تجارت کی طرف توجہ دینے اور زندگیاں وقف کرنے جیسی تحریکات پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی۔ اسی طرح مرکز سلسلہ میں بار بار آنے کی بھی تحریک فرمائی۔ آخر پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''دنیا میں وہی جماعت اپنے مقاصد میں کامیاب ہوسکتی ہے جس کے افراد اپنے دلوں میں محبتِ الٰہی رکھتے ہوں''۔

(۹) پارلیمنٹری مشن اور ہندوستانیوں کا فرض

مارچ ۱۹۴۶ء میں برطانیہ کی لیبر حکومت نے ہندوستان کے سیاسی تعطّل کو دور کرنے کیلئے ایک سکیم دے کر لارڈ پینتھک لارنس (وزیر ہند) سٹیفورڈ کرپس (لارڈ پریوی سیل) اور الیگزنڈر (وزیر بحر) پر مشتمل ایک وزارتی مشن ہندوستان بھیجا۔ یہ وفد ۲۵؍مارچ ۱۹۴۶ء کو دہلی پہنچا اور آتے ہی مُسلم لیگ اور کانگرس کے زعماء سے بات چیت میں مصروف ہوگیا۔

پارلیمنٹری وفد کی ہندوستان میں آمد پر حضرت مصلح موعود نے ایک دینی اور روحانی پیشوا کی حیثیت سے برطانوی ارکان، مُسلم لیگ اور کانگرس سب کو اُن کی نازک ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور ہندوستان کی گتھی کو عدل و انصاف اور اخلاق کے تقاضوں کے مطابق

سُلجھانے کا مخلصانہ مشورہ دیا۔ نیز مُسلم لیگ کے مؤقف کی زبردست حمایت کی اور کانگرس کے بے بنیاد پراپیگنڈا کی حقیقت واقعات کی روشنی میں واضح فرمائی اور اُسے مشورہ دیا کہ وہ تبدیلی مذہب کے متعلق اپنا زاویہ نگاہ بدل لے۔

(۱۰) ہر کام کی بنیاد حق الیقین پر ہونی چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ مضمون سورۃ الم نشرح کی تفسیر کرتے ہوئے درس میں بیان فرمایا تھا جسے افادۂ عام کے لئے مؤرخہ ۱۵/اپریل ۱۹۴۶ء کو روزنامہ الفضل میں شائع کیا گیا اور اب اِسے کتابی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔

(۱۱) فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کی تقریب

یہ مختصر خطاب حضرت مصلح موعود نے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان کے افتتاح کے موقع پر مؤرخہ ۱۹/اپریل ۱۹۴۶ء کو نمائندگانِ شوریٰ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا جس میں حضور نے اس سلسلہ میں آئندہ ہونے والی توسیع نیز دیگر آلات وغیرہ کی خریداری کے سلسلہ میں پیش آمدہ ضروریات کے پیشِ نظر احباب جماعت کو مالی قربانیوں کیلئے تیار رہنے کی تلقین فرمائی نیز اِس انسٹیٹیوٹ کے قیام کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

> ''تا کہ ہم اپنی جدوجہد کے ذریعہ سائنس کو مذہب کے قریب لانے کی کوشش کریں...... کوئی سچی سائنس سچے مذہب سے ٹکرا نہیں سکتی اور یہ کام بندوں کا ہے کہ وہ سائنس کے مسائل کو مذہب کے مطابق ثابت کریں اور دنیا سے اِس ناواجب تفرقہ اور شقاق کو دور کردیں جو مذہب اور سائنس میں پایا جاتا ہے''۔

(۱۲) ہماری جماعت میں بکثرت حفاظ ہونے چاہئیں

حضرت مصلح موعود نے یہ تقریر مؤرخہ ۲۹/اپریل ۱۹۴۶ء کو بوقت بعد نماز مغرب بمقام قادیان دارالامان ارشاد فرمائی جس میں تحریک فرمائی کہ قرآن کریم کا چرچا اور اس کی برکات

کو عام کرنے کیلئے ہماری جماعت میں بکثرت حفاظ ہونے چاہئیں۔ چنانچہ فرمایا کہ:۔

''صدر انجمن احمدیہ کو چاہئے کہ چار پانچ حفاظ مقرر کرے جن کا کام یہ ہو کہ وہ مساجد میں نمازیں بھی پڑھایا کریں اور لوگوں کو قرآن کریم بھی پڑھائیں۔ اسی طرح پر جو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے اُن کو ترجمہ پڑھاویں۔ اگر صبح و شام وہ محلوں میں قرآن پڑھاتے رہیں تو قرآن کریم کی تعلیم بھی عام ہو جائے گی اور یہاں مجلس میں بھی جب کوئی ضرورت پیش آئے گی تو ان سے کام لیا جا سکے گا۔ بہرحال قرآن کریم کا چرچا عام کرنے کے لئے ہمیں حفاظ کی سخت ضرورت ہے۔ انجمن کو چاہئے کہ وہ انہیں اتنا کافی گزارہ دے کہ جس سے وہ شریفانہ طور پر گزارہ کر سکیں۔ پہلے دو چار آدمی رکھ لئے جائیں پھر رفتہ رفتہ اس تعداد کو بڑھایا جائے''۔

(۱۳) کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہئے جسے قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ روح پرور تقریر مؤرخہ ۹؍مئی ۱۹۴۶ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں ارشاد فرمائی۔ اس مضمون میں حضور نے حفاظت قرآن نیز مختلف قراءت پر روشنی ڈالی اور تلقین فرمائی ہے کہ کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہئے جسے قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو۔ اس تعلق میں آپ نے فرمایا کہ:۔

''جب تک لوگ قرآن کی تعلیمات کو نہیں اپنائیں گے، جب تک قرآن کریم کو اپنا رہبر نہیں مانیں گے یہ اُس وقت تک چین کا سانس نہیں لے سکتے۔ یہی دنیا کا مداوا ہے۔ ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہئے کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے تا کہ دنیا اس مأمن کے سایہ تلے آ کر امن حاصل کرے''۔

(۱۴) سپین اور سسلی میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۹۴۶ء میں جماعت احمدیہ کے دو مبلغین کے سپین میں پہنچنے کی اطلاع ملنے پر مؤرخہ ۳۰؍ جون ۱۹۴۶ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں یہ ملفوظات ارشاد فرمائے جن میں سپین میں نفوذِ اسلام اور تبلیغ اسلام کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے دوبارہ وہاں اسلام کی کھوئی ہوئی شان و شوکت کو بحال کرنے اور واپس لانے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں کو واضح فرمایا اور اس سلسلہ میں احباب جماعت کو بڑھ چڑھ کر چندہ تحریک جدید میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ نیز آپ نے فرمایا کہ سپین میں اسلام کی کھوئی ہوئی شان و شوکت کو بحال کرنے کیلئے اخلاق، متواتر قربانی اور بلند عزائم کی ضرورت ہے۔ ان اوصاف کے بغیر ہماری تمام کوششیں لاحاصل ہیں۔

(۱۵) یورپ کا پہلا شہید شریف دوتسا

۱۹۴۶ء میں البانیہ کے ایک ممتاز احمدی شریف دوتسا صاحب اپنے خاندان سمیت کمیونسٹ حکومت کے ہاتھوں نہایت بے دردی سے شہید کر دیئے گئے۔ شریف دوتسا صاحب یورپ کے پہلے احمدی تھے جنہوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔

مکرم ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی نے حضرت مصلح موعود کو جب اس دردناک واقعہ کی اطلاع دی تو حضور نے اپنے قلم سے روزنامہ الفضل کے لئے یہ مضمون تحریر فرمایا جو مؤرخہ ۱۲؍ جولائی ۱۹۴۶ء کو روزنامہ الفضل قادیان میں شائع ہوا۔ جس میں حضور نے اس دردناک اور ایمان افروز واقعہ کی تفصیل درج فرمائی ہے۔ نیز اس واقعہ کی روشنی میں احباب جماعت کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک بھی فرمائی ہے۔

(۱۶) اب عمل اور صرف عمل کرنے کا وقت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ روح پرور اور ایمان افروز تربیتی خطاب خدام الاحمدیہ

سے مؤرخہ ۲۹؍ستمبر ۱۹۴۶ء کو بعد نماز ظہر بمقام پارک روڈ دہلی میں ارشاد فرمایا جس میں محض زبانی دعووں کی بجائے عملی نمونہ پیش کرنے کے متعلق نصائح فرمائی ہیں۔ اسی طرح حضور نے اس تقریر میں خدام کو اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے، تنظیم مضبوط بنانے، دین کیلئے قربانی کرنے اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ نیز ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ روحانی پاکیزگی اختیار کرنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''پس تم بے شک ظاہری صفائی کا بھی خیال رکھو لیکن اس سے زیادہ فکر تمہیں روحانی گند کو دور کرنے کیلئے ہونا چاہئے۔ اس روحانی گند کو دور کرنے کی کوشش کرو اور قربانی کے معیار کو بہت بلند کرو''۔

(۱۷) فریضۂ تبلیغ اور احمدی خواتین

یہ تقریر حضرت مصلح موعود نے یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء کو جلسہ لجنہ اماء اللہ دہلی میں ارشاد فرمائی۔ جس میں انہیں تبلیغ کرنے اور صحابیات کے نقشِ قدم پر چلنے کی پُرزور نصیحت کی اور صحابیات کے ایمان افروز واقعات اور مثالیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''اگر تم چاہتی ہو کہ انہی انعامات کی وارث بنو جو صحابہ اور صحابیات پر ہوئے تو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرو۔ اب باتیں کرنے کے دن نہیں رہے...... جب تک عورتیں مردوں کے ساتھ ہر کام میں اُن کے دوش بدوش نہیں چلتیں اُس وقت تک تبلیغ کامیاب نہیں ہوسکتی اور اُس وقت تک اسلام دنیا پر غالب نہیں ہوسکتا''۔

(۱۸) دنیا کی موجودہ بے چینی کا اسلام کیا علاج پیش کرتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے عالمگیر امن کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ پُرمعارف تقریر مؤرخہ ۹؍اکتوبر ۱۹۴۶ء کو بوقت شام ساڑھے پانچ بجے بمقام کوٹھی ۸ پارک روڈ دہلی کے وسیع صحن میں

ارشاد فرمائی۔ اس تقریر کو سننے کیلئے کئی سَو غیر احمدی اور غیر مسلم معززین تشریف لائے اور اُنہوں نے نہایت توجہ اور سکون کے ساتھ حضور کی تقریر کو سنا۔ یہ تقریر پہلی دفعہ مؤرخہ ۱۵؍اپریل ۱۹۶۱ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہوئی اور اب یہ انوار العلوم کی اِس جلد میں کتابی صورت میں شائع ہو رہی ہے۔ اس تقریر کے بارہ میں اخبار ''تیج'' دہلی نے اپنی ۱۴؍اکتوبر ۱۹۴۶ء کی اشاعت میں حسبِ ذیل نوٹ شائع کیا۔

''احمدیوں کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ امن اور شانتی کا مسئلہ اتنا ہی پُرانا ہے جتنا کہ خود انسان، کیونکہ انسانی فطرت کے ساتھ اس کا نہایت گہرا تعلق ہے۔ اگر اس کا قیام مطلوب ہے تو اس کے لئے جذبہ دشمنی و نفرت کو ختم کرنا پڑے گا۔ مسئلہ سیاسی نہیں ہے بلکہ اخلاقی ہے اور اگر ہم خدا کی خدائی سے باخبر ہوں اور روٹی کا پیار، لالچ وغیرہ کو چھوڑ دیں تو اس کے بعد ہم میں نفرت اور لالچ کے بجائے برادری اور محبت کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں۔ مذہبی دنیا کے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں بشرطیکہ ہم ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا سیکھیں اور اپنے اندر قوتِ برداشت پیدا کریں۔ جس طرح مذہبی معاملات میں تحمل کی ضرورت ہے ٹھیک اِسی طرح دنیاداری کے معاملات میں بھی اس کا ہونا لازمی ہے۔ ہمیں قومیت و رنگ کے جھگڑوں کو ختم کر کے عالمگیر برادری کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے''۔ (الفضل ۲۱؍اکتوبر ۱۹۴۶ء)

(۱۹) ہمارے ذمہ تمام دنیا کو فتح کرنے کا کام ہے

یہ تقریر حضرت مصلح موعود نے دہلی سے قادیان کو واپسی سے ایک روز قبل ۱۳؍اکتوبر ۱۹۴۶ء کو جماعت احمدیہ دہلی کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمائی جو حضور کی زندگی کا دہلی میں آخری خطاب ثابت ہوا۔ حضور نے اس موقعہ پر نہایت مفید اور قیمتی نصائح ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا کہ:۔

''اِس وقت تمام دنیا میں اسلام پھیلانے اور لوگوں کے قلوب کو فتح کرنے کی ذمہ داری ہماری ہے۔ یہ خیال بھی کبھی دل میں نہیں لانا چاہئے کہ یہ ذمہ داری کسی اور کی ہے جب تم یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لو گے تو دنیا بھر میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ تم جہاں جاؤ گے تمہارے رستہ سے رُکاوٹیں خود بخود دور ہوتی چلی جائیں گی...... ہندوستان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مولد ہے اس لئے بھی اور اس لئے بھی کہ دہلی ہندوستان کا صدر مقام ہے دہلی والوں پر خاص کر بہت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں...... اب تمہارے لئے موقع ہے کہ اس کام کو سنبھالو...... خدا تعالیٰ مجھ کو اور تم کو اِس فرض کے ادا کرنے کی توفیق بخشے''۔

(۲۰) عمل کے بغیر کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ روح پرور تقریر مجلس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع پر مؤرخہ ۲۰/اکتوبر ۱۹۴۶ء کو قادیان میں ارشاد فرمائی۔ جس میں حضور نے خدام کو اپنی تمام صلاحیتیں اور طاقتیں صرف اور صرف کام کیلئے وقف کرنے کی تلقین فرمائی۔ نیز اس طرح خدام کو یہ باور کروایا کہ عمل کے بغیر کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ نیز اپنے خیالات وافکار میں ایسی تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی کہ جس سے خدام اسلام کا مجسم نمونہ بن جائیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ:۔

''یہی اور یہی ذریعہ ہے اسلام کے دنیا پر غالب آنے کا۔ جب تک یہ نہ ہو اُس وقت تک ساری امیدیں مجنونانہ اور سارے خیالات پاگلانہ ہیں''۔

(۲۱) دائیں کو بائیں پر فوقیت حاصل ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ تقریر مؤرخہ ۳۰/اکتوبر ۱۹۴۶ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں ارشاد فرمائی اس تقریر میں حضور نے اسلام کی اس خصوصیت پر روشنی ڈالی جس میں کھانے

پینے ، وضو کرنے ، نہانے دھونے نیز دیگر بہت سارے امور میں دائیں کو بائیں پر ترجیح دی گئی ہے۔اس تعلق میں حضور نے فرمایا کہ مومن کے دل میں شریعت اسلام کے تمام چھوٹے بڑے احکام کا احترام ہونا چاہئے اور ہر معاملہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت اور اُسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۲۲) زمین کی عمر

مؤرخہ ۱۸؍دسمبر ۱۹۴۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ قادیان میں ڈاکٹر میلا رام صاحب پی۔ایچ۔ڈی پروفیسر طبیعات ایف سی کالج لاہور نے زمین کی عمر کے متعلق لیکچر دیا۔اس جلسہ کی صدارت حضرت مصلح موعود نے فرمائی۔حضور نے اپنے صدارتی خطاب میں مذہبی کتب کی روح سے دنیا کی عمر پر روشنی ڈالی اور سائنس اور مذہب کی روح سے زمین کی عمر کے درمیان پائے جانے والے اختلاف کی بڑی عمدگی سے تطبیق فرمائی۔حضور نے مذہبی کتب میں دنیا کی بیان فرمودہ چھ ہزار سال عمر کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''ہم جو دنیا کی عمر چھ ہزار سال کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمارا وہ آدم جس سے ہماری تہذیب وتمدن کی ابتداء ہوئی اس پر چھ ہزار سال گزرے ہیں۔ ورنہ ہمارا اس سے یہ مطلب نہیں کہ ہمارے اس آدم سے پہلے کوئی آدم نہیں تھا''۔

(۲۳) خدا تعالیٰ دنیا کی ہدایت کیلئے ہمیشہ نبی مبعوث فرماتا ہے

مؤرخہ ۱۹؍دسمبر ۱۹۴۶ء کو بعد نماز مغرب بمقام قادیان مجلس علم وعرفان میں ایک معزز سکھ حضور کی ملاقات کیلئے تشریف لائے اور مختلف امور پر باتیں کرتے رہے۔اس موقع پر حضور نے انہیں نہایت لطیف پیرایہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی طرف بھی توجہ دلائی اور اسلام اور احمدیت کی دوسرے مذاہب پر فوقیت ثابت فرمائی۔ یہ مضمون حضور کے اس موقع پر بیان

فرمودہ ملفوظات پر مبنی ہے۔...... روزنامہ الفضل میں افادۂ عام کیلئے مؤرخہ ۲۳/ مارچ ۱۹۶۱ء کو پہلی دفعہ شائع کیا گیا اور اب انوار العلوم کی جلد ھذا میں کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

(۲۴) اسلام دنیا پر غالب آ کر رہے گا

حضرت مصلح موعود نے یہ روح پرور مختصر خطاب مؤرخہ ۲۶/ دسمبر ۱۹۴۶ء کو جلسہ سالانہ قادیان کا افتتاح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے اس خطاب میں فرمایا کہ اسلام دنیا پر غالب آ کر رہے گا اور یہ دنیا اُس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر اپنی پوری شان کے ساتھ نہ لہرانے لگ جائے۔ اس حقیقت کو اُجاگر کرنے کے ساتھ ہی آپ نے ہمارے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"ہم پر جو فرض عائد ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں اور اپنی جانوں کو خدا کیلئے قربان کر دیں اور اپنے نفوس کو ہمیشہ اس کی اطاعت کے لئے تیار رکھیں تاکہ اس کا فضل اور اس کی رحمت اور اس کی برکت ہم پر نازل ہو اور ہم اس کے حقیر ہتھیار بن کر دنیا میں عظیم الشان نتیجہ پیدا کرنے کا موجب بن جائیں"۔

(۲۵) متفرق امور (۲۷/ دسمبر ۱۹۴۶ء)

اس تقریر میں حضور نے درج ذیل امور پر روشنی ڈالی ہے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کے تعلق میں مولوی محمد علی صاحب کے مطالبہ حلف پر تبصرہ فرماتے ہوئے متنازعہ فیہ امر کے سلسلہ میں ایک نئی تجویز پیش فرمائی۔

۲۔ قرآن کریم کے تیسویں پارہ کی تفسیر کے دوسرے حصہ کی اشاعت کا اعلان فرمایا اور احباب جماعت کو اسے خریدنے کی تحریک فرمائی۔

۳۔ قرآن کریم انگریزی کی تکمیل نیز دیباچہ تفسیر القرآن کی تصنیف کے متعلق احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں۔

۴۔ قرآن کریم کے سات مختلف زبانوں میں ہونے والے تراجم کی تکمیل کی خوشخبری جماعت کو سنائی۔

۵۔ تحریک جدید کی رجسٹریشن اور اس کے مزید شعبہ جات قائم کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔

۶۔ تحریک جدید کے تحت یورپ، امریکہ اور افریقہ کے مختلف ممالک میں جماعتی مساعی پر روشنی ڈالی۔

۷۔ دیہاتی مبلغین کی افادیت کے پیش نظر اس سکیم کو بڑھانے کا پروگرام بیان فرمایا۔

اس خطاب کے آخر پر حضور نے فرمایا:۔

''پس اس قدر اہم امور کی انجام دہی غیر معمولی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی بلندی کیلئے ہر ممکن قربانی کریں اور دنیا اور آخرت میں سرخروئی حاصل کریں''۔

(۲۶) جماعت کو چار چیزوں کی طرف زور دینا چاہئے

حضرت مصلح موعود نے یہ روح پرور تربیتی امور پر مبنی خطاب مؤرخہ ۲۸ ر دسمبر ۱۹۴۶ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے آخری روز ارشاد فرمایا جس میں نماز باجماعت، لجنہ اماء اللہ کا قیام، سچائی اور محنت کی عادت ڈالنے پر زور دیا اور فرمایا کہ:۔

''اس امر کے لئے دعائیں کی جائیں کہ جو چار باتیں میں نے اِس وقت بیان کی ہیں ہماری جماعت کو اس پر قائم ہونے کی توفیق مل جائے۔ یعنی نماز باجماعت کی پابندی سوائے کسی خاص مجبوری کے یہاں تک کہ اگر گھر میں بھی فرض نماز پڑھی جائے تو اپنے بیوی بچوں کو شامل کر کے جماعت کرالی جائے۔...... دوسرے سچائی پر قیام ایسی سچائی کہ دشمن بھی اسے دیکھ کر حیران رہ جائے۔ تیسرے محنت کی عادت ایسی محنت کہ بہانہ سازی اور عذر تراشی کی روح ہماری جماعت میں سے بالکل مٹ جائے اور جس کے سپرد کوئی کام کیا جائے وہ اس کام کو پوری تن دہی سے سرانجام دے یا اسی کام میں فنا ہو جائے۔ چوتھے عورتوں کی اصلاح ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کا قیام اور عورتوں

میں دینی تعلیم پھیلانے کی کوشش ۔ یہ چار چیزیں ہیں جن کے متعلق میں نے اِس وقت توجہ دلائی آپ لوگ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے''۔

(۲۷) وحشی اور غیر متمدن اقوام میں بیداری کی ایک زبردست لہر

حضرت فضل عمر نے یہ پُر معارف تقریر مؤرخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۴۷ء کو قادیان میں ارشاد فرمائی جس میں قرآن کریم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی وَاِذَاالْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کے موجودہ زمانہ میں ظہور پر روشنی ڈالی ہے۔اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ:۔

مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق یہ خبر دی گئی تھی وَاِذَاالْوُحُوْشُ حُشِرَتْ اس زمانہ میں تمام وحشی اقوام میں بیداری پیدا ہو جائے گی۔

''پس یہ علامت صرف موجودہ زمانہ کے ساتھ ہی تعلق رکھتی ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں ادنیٰ اقوام بھی بیدار نظر آتی ہیں''۔

نیز فرمایا:۔

''اللہ تعالیٰ نے وَاِذَاالْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کی پیشگوئی پورا کرنے کیلئے ہمارے دل میں تحریک پیدا کی کہ ہم اپنے مبلّغ افریقہ میں بھجوائیں چنانچہ نائیجریا، گولڈکوسٹ اور سیرالیون میں ہم اپنے مشن قائم کر چکے ہیں اور اب لائبیریا اور کچھ فرنچ علاقے ایسے ہیں جن میں مبلغ بھجوائے جائیں گے اِس طرح مغربی افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی بیداری پیدا ہو رہی ہے کہ جس کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا چرچ آف انگلینڈ نے ایک مشن اِس غرض کے لئے مقرر کیا تھا کہ وہ یہ تحقیق کرے کہ کیا وجہ ہے افریقہ میں عیسائیت کی ترقی رُک گئی ہے۔اس کمیشن نے جو رپورٹ پیش کی اس میں چالیس جگہ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ عیسائیت کی ترقی کا رُکنا

محض اس وجہ سے ہے کہ افریقہ میں احمدیہ مشن کثرت سے پھیل گئے ہیں اور اِن کا مقابلہ عیسائیت سے نہیں ہوسکتا۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کی پیشگوئی کو پورا کرنے کا ہمیں بھی ایک ذریعہ بنالیا''۔

(۲۸) ہندوستانی اُلجھنوں کا آسان ترین حل

حضرت مصلح موعود نے مؤرخہ یکم مئی ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب مجلس علم و عرفان میں اپنے اس تازہ الہام فَاِنْ کَانَ فِی الْاِسْلَامِ حَقٌّ فَاظْهِرْ کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کی تقسیم کے سلسلہ میں پیدا ہونے والی اُلجھنوں کا آسان ترین حل پیش فرمایا۔ آپ نے تقسیم کے سلسلہ میں یہ اصول بیان فرمایا کہ:۔

''قاعدہ یہ ہونا چاہئے کہ جس ملک یا علاقہ کی آواز کا صحیح طور پر پتہ نہ لگ سکے وہاں کے ہر ضلع اور ہر تحصیل کے لوگوں سے پوچھ لیا جائے کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور جہاں شُبہ والی بات ہو وہاں ریفرنڈم کرلیا جائے۔ میرے نزدیک ایسا ہونا چاہئے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مسلمان اپنے حقوق مانگنے میں حق پر ہیں تو ان کو اُن کے حقوق دیئے جائیں اور اگر ہندوؤں کے مطالبات جائز ہیں تو ان کے مطالبات تسلیم کر لئے جائیں''۔

(۲۹) نیکی کی تحریک پر فوراً عمل کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مؤرخہ ۷رمئی ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب بمقام قادیان یہ تقریر ارشاد فرمائی جس میں آپ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جب بھی نیکی کی کوئی تحریک پیدا ہو تو فوراً اُس پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ حالات ہمیشہ یکساں نہیں رہتے اس لئے نیکی کے مواقع کو کبھی ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

''پس جب کسی انسان کے دل میں نیکی کرنے کا ارادہ پیدا ہو تو اُس کو ضائع

نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے کیونکہ ممکن ہے وہ موقع گزر جائے اور پھر توفیق نہ مل سکے۔ پس مَیں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب نیکی کا دَور تم پر آئے تو اُس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ جب تم نیکی کے ایک دَور سے فائدہ اُٹھاؤ گے تو تمہارے لئے نیکی کا اگلا دَور بہت سہل ہو جائے گا''۔

(۳۰) ہمارا فرض ہے کہ ہم مظلوم قوم کی مدد کریں چاہے وہ ہمیں ماریں یا دُکھ پہنچائیں

دلّی کے ایک اخبار نے لکھا کہ احمدی پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں حالانکہ ان کے ساتھ دوسرے مسلمانوں نے اچھا سلوک نہیں کیا۔ جب پاکستان بن جائے گا تو مسلمان پھر ان کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو کابل میں ان کے ساتھ ہوا تھا اور اُس وقت احمدی کہیں گے کہ ہمیں ہندوستان میں شامل کر لو۔

حضرت مصلح موعود نے مؤرخہ ۱۶ رمئی ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں اِس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''ہمارا فرض ہے کہ ہم مظلوم قوم کی مدد کریں چاہے وہ ہمیں ماریں یا دُکھ پہنچائیں''۔

نیز آپ نے فرمایا کہ:۔

''ہمارا دشمن اگر ہمارے ساتھ ظلم اور بے انصافی بھی کرے تو ہم انصاف سے کام لیں گے''۔

حضور کے اس خطاب کو صیغہ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان نے کتابی صورت میں شائع کیا تھا۔ جسے اب انوار العلوم کی اس جلد میں شامل کیا جا رہا ہے۔

(۳۱) انصاف پر قائم ہو جاؤ

حضرت مصلح موعود نے مؤرخہ ۱۷ رمئی ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں یہ خطاب

ارشاد فرمایا جس میں سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۹ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''عدل سے بڑھ کر جو چیز ہے وہ احسان اور حُسنِ سلوک ہے گویا اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ دشمن کے مظالم اور اس کی جفا کاریوں کے مقابلہ میں تم نہ صرف عدل سے کام لو بلکہ اس سے احسان اور حُسنِ سلوک کا بھی معاملہ کرو۔ اگر تم صرف عدل سے کام لوگے تو گو یہ چیز اَقْرَبُ اِلَی التَّقْوٰی ہوگی مگر تقویٰ نہیں ہوگی۔ تقویٰ یہ ہے کہ تم دشمن سے احسان کا سلوک کرو اور اس کے مظالم کو بالکل بھول جاؤ''۔

(۳۲) ایک آیت کی تفسیر

حضرت مصلح موعود نے مؤرخہ ۲۰؍مئی ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب قادیان میں ایک خصوصی لیکچر ارشاد فرمایا۔ حضور کا یہ پُر معارف لیکچر ۱۹۶۱ء میں پہلی مرتبہ روزنامہ الفضل ربوہ میں پانچ قسطوں میں شائع ہوا اور اب یہ لیکچر کتابی صورت میں انوار العلوم کی اِس جلد میں شائع ہو رہا ہے۔

اس لیکچر میں حضور نے سورۃ الانفال کی آیت ۶ (**كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ** ......الخ) کی انتہائی پُر معارف اور بے نظیر تفسیر بیان فرمائی۔ نیز اِس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اُن کا حل بیان فرمایا۔ اسی طرح تعلق باللہ کی کمی کے باعث مفسرین سے تفسیر بیان کرتے ہوئے جو غلطیاں سرزد ہوئیں اُن کی اصلاح فرمائی۔ جس سے آپ کے متعلق پیشگوئی مصلح موعود کے ان الفاظ کہ:۔

''کلام اللہ کا مرتبہ اُس سے ظاہر ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا''۔

کی کمال شان سے تصدیق ہوتی ہے۔

☆......☆......☆

انڈیکس

مرتبہ: مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

مضامین

ت

ج

آیات قرآنیہ

البلد	التکویر	النّصر
يَقُوۡلُ اَهۡلَكۡتُ مَالاً لُّبَدًا (۷تا۱۸) ۱۹تا۲۵	وَاِذَا لۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ (۶) ۵۴۴تا۵۴۹	يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا (۳) ۲۹۶

احادیث

احادیث بالمعنیٰ

اسماء

مقامات

کتابیات